293

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۱۱

مغرب و مشرق میں آتش جنگ کے شرارے

معلوم ہوتا ہے۔ حبشہ کے ان سیاہ فام باشندوں کی آہیں جنہیں گوری قوموں نے باوجود قیام امن کی ذمہ دار بننے کے محض ذاتی اغراض کی خاطر اٹلی کے صریح جور و ستم کا نشانہ بننے دیا۔ اپنا رنگ لانے والی ہیں۔ اور دنیا ایک بار پھر خوفناک خونریزی اور بھیانک قتل و غارت کی آماجگاہ بننے والی ہے ۔

ایسے وقت میں جبکہ اٹلی اور حبشہ کی جنگ اور دیگر حالات نے دول یورپ کے تعلقات میں اندر ہی اندر سخت کشیدگی پیدا کر رکھی ہے۔ جرمنی کے مختار کل ہر ہٹلر نے اس زناٹہ سے کاری تیر چلایا ہے۔ جس کی تاک میں وہ دیر سے بیٹھا تھا۔ جرمنی کے جنگ عظیم میں شکست کھانے کے نتیجہ میں اس کا ایک نہایت اہم علاقہ رائن لینڈ جو فرانس اور بلجیم کی سرحدوں سے ملتا ہے۔ اس سے علیحدہ کرکے یہ قرار دے دیا گیا تھا۔ کہ وہ اس میں کسی قسم کی مداخلت نہ کرے۔ نہ اس میں اپنی فوجیں رکھے۔ نہ قلعے تعمیر کرے۔ نہ اور کسی قسم کے جنگی استحکام بنائے۔ یہ بات طوعاً نہیں۔ بلکہ کرہاً جرمنی نے مان لی تھی۔ اور اٹلی و برطانیہ ضامن بنے تھے۔ کہ اس کی خلاف ورزی نہ ہونے دینگے ظاہر ہے۔ کہ جرمنی کے لئے یہ ایک بہت بڑا چرکہ تھا۔ اور اس میں بھی شک نہیں۔ کہ اس کی ٹیس نے اسے اس وقت سے لے کر اب تک ایک دم بھی چین نہ لینے دیا۔ لیکن وہ مناسب موقعہ کی تلاش میں رہا۔ اب جبکہ ایک طرف تو اٹلی کی فرانس سے کم۔ مگر برطانیہ سے زیادہ بگڑ چکی ہے اور دوسری طرف فرانس نے روس سے ایک خفیہ معاہدہ کر لیا ہے۔ جرمنی کو موقعہ مل گیا ہے۔ کہ وہ یہ کہتے ہوئے معاہدہ لوکارنو کے پرزے اڑا دے۔ کہ چونکہ فرانس اور روس نے جرمنی کو بے دست و پا کر دینے کے لئے آپس میں سازباز کر لی ہے۔ اس لئے جرمنی کھوئی ہوئی نوآبادیاں حاصل کرکے رہے گا۔ اور یکدم اڑھائی لاکھ سپاہی رائن لینڈ میں بھیج دیئے۔ جن میں متعدد ہوائی دستے بھی شامل ہیں بیسیوں بمباز ہوائی جہاز بھیجے جا چکے ہیں۔ سرحد کو عبور کرنے کے لئے تین نئے پل تیار کر لئے گئے ہیں ایک دوسرے جنگی مرکز تک پہنچنے کے لئے ۲۵ نئے پل بنا لئے گئے ہیں۔ اور بلجیم کی سرحد تک پہنچنے کے لئے ۱۵ نئی سڑکیں حال ہی میں تعمیر کی گئی ہیں۔ گویا جرمنی نے پورے ساز و سامان اور ہر قسم کی تیاری کے ساتھ آگے قدم بڑھایا ہے اور تمام ملک اس اقدام کے لئے نہایت بے تاب ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا گیا جلوس نکالے گئے۔ اور اپنے ملک کے وقار کے قیام کے لئے ہر قربانی پیش کرنے پر آمادگی ظاہر کی گئی۔ ادھر رائن لینڈ کے باشندوں نے بڑے تپاک سے جرمنی کی افواج کا خیر مقدم کیا ہے ۔

فرانس نے بھی مقابلہ کے لئے تیاری شروع کر دی ہے۔ مشرقی فرانس میں متعینہ افواج کی رخصت بالکل بند کر دی گئی ہے۔ رخصت پر گئے ہوئے سپاہیوں کو واپس بلایا جا رہا ہے۔ مختلف سرحدوں پر بہت سے بمباز ہوائی جہاز بھیج دیئے گئے ہیں بالخصوص مشرقی سرحد پر بکثرت جنگی جہاز۔ توپیں اور ہزارہا سپاہی بھیجے جا رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی جمعیتہ اقوام سے رجوع کیا جا رہا ہے۔

جرمنی جس عزم و ارادہ۔ جس قوت اور طاقت کے ساتھ رائن لینڈ پر قبضہ کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ اس کا اندازہ ہٹلر کی اس طویل تقریر سے کیا جا سکتا ہے۔ جو اس نے ۷ مارچ جرمن پارلیمنٹ میں کی۔ شروع میں اس نے کہا "اس وقت مختلف اقوام کے درمیان اتنی زبردست کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ آج تک کبھی نہیں ہوئی جنگ کے دیوتا نے ہتھیار زمین پر نہیں رکھ دیئے بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ مسلح ہو کر دنیا میں آیا ہے"

پھر کہا۔

"نازی افواج رائن لینڈ کو فتح کرکے دم لیں گی۔ اور رائن لینڈ کو جانے والی افواج فتح پانے کے بغیر واپس نہیں آئیں گی"

ان حالات میں خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ فرانس اور جرمنی کے درمیان جنگ ناگزیر ہو گئی ہے۔ جس میں دوسری حکومتوں کو بھی لازماً شریک ہونا پڑے گا۔ یہ تو مغرب کی حالت ہے کہ تمام مغربی اقوام ایک دوسری پر آگ برسانے اور خون بہانے پر تلی ہوئی ہیں۔ جنگ کا دیوتا خوفناک زبان نکالے انسانی خون پینے کے لئے مضطرب ہو رہا ہے۔ داعیان یورپ کے قیام امن۔ اور انسداد جنگ کے تمام دعاوی باطل ہو چکے ہیں۔ ادھر مشرق میں بھی جنگ کے شرارے اٹھ رہے ہیں۔ اور روز بروز بلند ہوتے جا رہے ہیں۔ جاپان جنگ کے لئے سخت بے تاب ہو رہا ہے۔ اور روس اس کے مقابلہ کے لئے تیاریاں کر رہا ہے۔ چنانچہ تازہ خبر ہے کہ روس سرحد پر ایک لاکھ سے زیادہ فوج بھیج چکا ہے۔ اور بکثرت سامان جنگ بھیجا جا رہا ہے۔ جاپان دبنے والا نہیں۔ اس لئے اس جنگ کو بھی ناگزیر ہی سمجھنا چاہیئے۔ اور یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ مشرق و مغرب میں ایک ہی وقت میں جنگ و جدال کے جو شرارے اٹھ رہے ہیں۔ وہ ضرور اپنا رنگ دکھائیں گے۔ اور غفلت شعار مخلوق کو خاک و خون میں لٹا کر بڑے بڑے فرعون مزاج انسانوں پر ثابت کر دیں گے۔ کہ تمہاری حقیقت جنگل کے درندوں اور شور زمین کے سانپوں سے بھی بدتر ہے۔ خالق ارض و سما نے تم کو اشرف المخلوقات بنایا تھا۔ مگر تم اپنی بدکرداریوں سے ارذل المخلوقات ہو کر ایک دوسرے کی ہلاکت کا موجب بن گئے۔ اب چکھو اس کفران نعمت کا مزا۔ اور خالی کر دو خدا کی زمین کو ایسی مخلوق کے لئے جو انسانیت کے شرف سے مشرف ہو۔ جو ایک دوسرے کی ہمدرد اور خیر خواہ ہو۔ اور جو رشد اور ہدایت کا رستہ دکھانے والی ہو۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعزیت نامہ

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم کے برادر زادہ کے نام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل مکتوب مرزا مسعود بیگ صاحب برادر زادہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم کے نام ارسال فرمایا

عزیزم کرم مرزا مسعود بیگ صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا خط ملا۔ میں سندھ گیا ہوا تھا۔ وہی خط پھرتا پھراتا کوئی آٹھ دس دن بعد ملا۔ ڈاکٹر صاحب کی وفات کا بہت افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میری طرف سے اپنی والدہ اور دیگر عزیزوں کو بھی ہمدردی کا پیغام پہونچا دیں۔ مجھے آپ سب لوگوں کے صدمہ سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم پر اپنا فضل فرمائے۔ اور پسماندگان کو بھی اپنی رحمت کے سایہ تلے رکھے۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے ابتداء میں ایمان لائے تھے! اس لئے جب سے ہوش سنبھالا انہیں جانتا تھا۔ اتنے لمبے تعلق کی وجہ سے افسوس کا احساس اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ یوں بھی باوجود اختلاف کے انہوں نے تعلق رکھا اور ہمیشہ ملتے رہتے تھے۔ مگر سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونے کے اور کیا چارہ ہے۔ والسلام

مرزا محمود احمد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمودہ

وہ تدبیر جس سے معذور سے معذور انسان بھی دین کی خدمت کر سکتا ہے

۲۸ فروری کا خطبہ جمعہ بار بار پڑھا جائے

خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ کے مخلصین جہاں جانی اور مالی قربانیوں میں روز بروز بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ وہاں ایسے مخلصین بھی ہیں۔ جو مالی یا جسمانی لحاظ سے معذور ہونے کی وجہ سے اپنے دلوں میں یہ حسرت رکھتے ہیں۔ کہ کاش ہم میں بھی خدمت دین کرنے کی طاقت ہوتی۔ اور ہم بھی دینی جہاد کے اس نہایت اہم موقعہ پر اپنے بھائیوں کے دوش بدوش ہوتے۔ ایسے مخلصین کو مبارک ہو۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۲۸ فروری کے خطبہ جمعہ میں ان کے لئے ایک ایسی تدبیر بیان فرمائی ہے۔ جس پر معذور سے معذور احمدی بھی بخوبی عمل کر سکتا۔ اور اس طرح خدمت دین میں حصہ لے کر اسی طرح ثواب اور اجر کا مستحق ہو سکتا ہے جس طرح وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جانی اور مالی لحاظ سے اس قابل بنایا ہے کہ ان کے ذریعہ خدمت دین سر انجام دے سکیں۔

چونکہ یہ نہایت ہی اہم خطبہ ہے۔ اور اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "اس خطبہ کو تمام جماعتیں پڑھ کر سنائیں۔ اور جو لوگ جمعہ میں نہ آ سکیں۔ ان کے گھروں پر جا کر انہیں پڑھوائیں یا سنائیں۔ اور بار بار پڑھا جائے"۔ اس لئے ضروری ہے کہ جن احباب تک یہ آواز پہونچے۔ ان میں سے ہر ایک مرد و عورت نہ صرف خود اس خطبہ کو حاصل کر کے اپنے پاس رکھے۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس بات کی تحریک کرے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر احمدی جماعت اپنے افراد کے لحاظ سے جلد سے جلد اطلاع دے۔ کہ اُسے اس خطبہ کے کس قدر پرچے بھجوائے جائیں۔ قیمت فی پرچہ ایک آنہ ہوگی۔ ایجنٹ صاحبان کو بھی چاہیئے۔ کہ جلد مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔

یہ اعلان ملاحظہ فرماتے ہی جو اصحاب اطلاع ارسال کر دیں گے۔ ان کے آرڈر کی تعمیل ہو سکے گی۔ کیونکہ خطبہ جلد شائع کیا جا رہا ہے۔ پس احباب فوری توجہ فرمائیں۔ خاکسار منیجر الفضل

مسجد احمدیہ لنڈن میں تقریب عید اضحی

لنڈن ۱۰ مارچ۔ اخبار سول کا نامہ نگار لنڈن لکھتا ہے۔ اتوار کو مسجد لنڈن میں تقریب عید اضحیٰ منائی گئی۔ جس میں دو سو سے زائد معززین شریک ہوئے۔ برطانی مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ دوسرے ملکوں کے سفیر، قونصل، ارکان پارلیمنٹ۔ ریٹائرڈ گورنرز۔ فوجی اور بحری افسر نائٹ، مشہور مشرقی شاعر اور ہندوستان مصر۔ افریقہ۔ ترکی، فلسطین اور ایران کے بلند پایہ مسلمان بھی شامل تھے۔ مسجد کے باغ میں اس تقریب کے لئے ایک شامیانہ لگایا گیا تھا۔ جہاں تمام مدعوین کی مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ دو برطانی نومسلموں ایک خاتون اور ایک نوعمر لڑکے نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔

لارڈ لامنگٹن نے "اسلام اور برطانی ایمپائر" کے موضوع پر نہایت عمدہ تقریر کی۔ اور سر سید احمد، حضرت امام جماعت احمدیہ، سر فضل حسین، آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور دیگر اکابرین کو خراج تحسین ادا کیا۔ مسٹر ایمری نے صدارتی تقریر کی۔ اور آخر میں مولوی عبدالرحیم صاحب درد امام مسجد لنڈن نے صدر اور معزز مقررین کا حاضرین کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

۳۔ آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور نے قادیان کی تعزیر میں کیا تھا۔ اس میں ہم میں سے ہر ایک ہر قسم کی مالی و جانی خدمت کے لئے تیار ہے۔ لہٰذا جس قسم کی خدمت کی بھی مرکزی لیگ کو ضرورت ہو۔ اس کے لئے ہم میں سے ہر فرد

رتی چھلہ کے متعلق مجسٹریٹ علاقہ کے حکم کے خلاف نگرانی کی سماعت

گورداسپور ۱۰ مارچ رتی چھلہ کے احاطہ میں سے دروازے بنانے کے متعلق مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ نے جو حکم دیا تھا۔ اس کی نگرانی کی سماعت کے لئے سشن جج کی عدالت میں آج کی تاریخ مقرر تھی۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور سے تشریف لائے۔ اور جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر گورداسپور بھی موجود تھے۔ لیکن سشن جج نے کہا میں اس مقدمہ کو سننا نہیں چاہتا۔ اسے کون جج کب اور کس جگہ سنیگا اس کی اطلاع بعد میں دیدی جائے گی۔

نیشنل لیگ گجرات کی قراردادیں

نیشنل لیگ گجرات کا ایک عام اجلاس ۸ مارچ ۱۹۳۶ء کو تین بجے بعد دوپہر زیر صدارت جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل۔ ایل بی منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق آراء پاس ہوئے۔

۱۔ نیشنل لیگ گجرات کا یہ جلسہ محکمہ پوسٹ آفس قادیان کی احرار نوازی اور جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ پردازی پر انتہائی نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور جناب پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب لاہور سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کی شکایات پر فوری توجہ دیں۔

۲۔ نیشنل لیگ گجرات کا یہ اجلاس احراریوں کی طرف سے "مذہبی ڈاکو" نامی ذلیل کتاب کی اشاعت کو احرار [illegible] کی انتہائی رذالت اور کمینگی سمجھتا ہے۔ اور اس کی اشاعت پر گورنمنٹ پنجاب کا اغماض گورنمنٹ کی اندرونی پالیسی کو بے نقاب کرتا ہے۔ اس لئے نیشنل لیگ گجرات جناب صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کی خدمت میں التماس کرتی ہے۔ کہ اس ضمن میں جس عمل پروگرام کا اعلان ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل۔ بی نمائندہ

پنجاب کی گھریلو دستکاریاں کس طرح قائم رکھی جاسکتی ہیں

اس وقت ہندوستان میں صنعت کے دو طریق رائج ہیں۔ ایک طریق کارخانوں۔ اور فیکٹریوں کا ہے۔ جہاں وسیع پیمانہ پر اور مشینوں کے ذریعہ ہر چیز تیار کی جاتی ہے۔ اور ایک نظام کے ماتحت سینکڑوں مزدور کام کرتے ہیں۔ دوسرا طریق وہ ہے۔ جس میں پیشہ ور لوگ اپنے اپنے گھروں میں معمولی اوزاروں کے ساتھ چھوٹے پیمانہ پر اور صرف مقامی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے چیزیں بناتے ہیں۔ اس طریق کو عام اصطلاح میں گھریلو صنعت کہا جاتا ہے۔

صنعتی لحاظ سے ہندوستان اب ایک نیا تغیر کر رہا ہے۔ اور گزشتہ نصف صدی سے ہندوستان کی صنعتی پیداوار کے طریقوں میں نمایاں تبدیلی ہو رہی ہے۔ گھریلو صنعت سے کارخانہ کی طرف قدم سرعت سے اٹھ رہا ہے۔ اور گھریلو دستکاریاں دم توڑتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا باہمی تقابل قطعاً غیر مساوی ہے۔ کارخانوں کا وسیع پیمانہ پر کام چلانے کے فوائد بہت بڑا سرمایہ اور اسی قسم کی دوسری سہولتوں کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی دستکاریوں پر غالب آجانا لابدی اور ضروری ہے۔ اس وقت تک موخر الذکر طریق بہت حد تک مقدم الذکر طریق کے لئے میدان چھوڑ چکا ہے۔ اور ہندوستان کے بہت سے حصوں میں اہل حرفہ اور دستکار لوگ کارخانوں میں مزدوروں کی حیثیت میں کام کرنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ بایں ہمہ ہندوستان کے اقتصادی حالات سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ گھریلو دستکاریوں میں کام کرنے والوں کی تعداد کارخانوں میں ملازمت کرنے والے مزدوروں کی تعداد سے اب بھی بہت زیادہ ہے۔ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے اعداد و شمار بتاتے ہیں۔ کہ ہندوستانی آبادی کے دس فیصدی حصہ کا انحصار صنعت و حرفت پر ہے۔ اور اس کا بیشتر حصہ ایسا ہے۔ جو گھریلو صنعتوں میں مصروف ہے۔ اور کارخانوں میں ملازم مزدوروں کی تعداد ایک فیصدی سے زیادہ نہیں۔

ان حالات میں جبکہ دستکاریوں کے ذریعہ زندگی بسر کرنے والوں کی تعداد کارخانوں میں کام کرکے روٹی کمانے والوں کی تعداد سے بہت زیادہ ہے۔ انہیں سرمایہ داروں اور کارخانہ جات کے مالکوں کے رحم پر چھوڑ دینا ہرگز قرین انصاف نہیں۔

اخبار "سول" ۸ مارچ نے "دیہاتی صنعتوں کی ترقی" کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے کہ دوسرے صوبوں میں اگرچہ اہل حرفہ لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر کارخانوں میں جاچکے ہیں۔ لیکن پنجاب میں اس قسم کی صورت حالات کو بہت حد تک روکا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ کلکتہ میں گزشتہ صنعتی میلہ کے موقعہ پر پنجاب کے دیہاتوں میں ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں۔ مثلاً لدھیانہ کی دریاں ضلع امرتسر کا ریشم۔ لیہ کے کھیس۔ کرنال اور انبالہ کی فرشی دریاں اور سیالکوٹ کا کھیلوں کا سامان نہایت خوشی سے خریدا گیا۔

یہ اشیاء نہایت اچھی تھیں۔ اور ان کی قیمت بھی بازار کی قیمتوں سے کم تھی۔ لیکن مشکل بات یہ ہے۔ کہ گھریلو دستکاریوں کے لئے سرمایہ کی بہت کمی ہے۔ دیہاتوں میں معمولی اہل حرفہ لوگوں کے پاس اوزاروں کے سوا اور کوئی سرمایہ نہیں ہوتا۔ اور انہیں سود کی بہت بڑی شرح پر مہاجنوں سے قرض لینا پڑتا ہے۔ اور قرض دینے والا ان کی بنائی ہوئی اشیاء لے کر انہیں دوسری جگہ فروخت کرکے بہت نفع حاصل کر لیتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ دستکاریوں کو منظم طریق سے چلایا جائے۔ چنانچہ گزشتہ سال اسی طریق سے پنجاب میں ۱۳۹۲۴۲ روپے کی ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں فروخت ہوئیں۔ دستکاریوں کی تنظیم صنعتی امداد باہمی کی سوسائٹیوں یعنی Industrial Co-operation Societies کے ذریعہ کی جا سکتی ہے اس قسم کی سوسائٹیاں خام اشیاء اور روپیہ سستی شرحوں پر مہیا کر سکتی ہیں۔ اس کے لئے محکمہ صنعت و حرفت کو بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

صنعتی طبقوں کی تربیت۔ ان کے سامنے جدید طریقوں کی نمائش۔ نئے اوزار اور چھوٹی چھوٹی بجلی کے ذریعہ چلنے والی مشینوں کے رواج کے متعلق ان کی حوصلہ افزائی۔ مراکز صنعت میں امدادی صنعتوں کا اجرا متحدہ طور پر خام اشیاء کی خرید۔ اور تیار کی ہوئی اشیاء کی تجارتی طریق پر فروخت۔ یہ تمام چیزیں گھریلو صنعتوں کی اس حد تک اصلاح کر سکتیں اور انہیں ترقی کی راہ پر لے جا سکتی ہیں۔ کہ پھر کارخانوں کے لئے انہیں میدان سے نکالنا نہایت مشکل امر ہوگا۔

روزانہ اخبار "سندھ آبزرور" اور آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان

مشہور انگریزی روزنامہ "سندھ آبزرور" نے ۵ مارچ ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں "سر محمد ظفر اللہ خان کی فراست" کے عنوان سے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ ہند کی اسمبلی میں اعلیٰ قابلیت کے متعلق خراج تحسین ادا کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اس ہفتہ کے اعزاز و اکرام فی الحقیقت نئے کامرس ممبر سر محمد ظفر اللہ خان کے حصہ میں آئے ہیں کیونکہ ریلوے کے متعلق بحث کو قابو میں رکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ ابھی گزشتہ سال سر جوزف بھور اس کا تلخ تجربہ کر چکے ہیں۔ لیکن سر محمد ظفر اللہ خان نے صورت حالات کو اس فہم و فراست سے نبھایا اور مخالف پارٹی کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے ایسی مستعدی اور آمادگی کا اظہار کیا۔ کہ نہایت آسانی سے اس شدید نکتہ چینی سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا جس سے ان کے پیشرو کو دوچار ہونا پڑا تھا۔

. . . . ہندوستان کے پہلے غیر سرکاری کامرس ممبر سر محمد ظفر اللہ خان کے لئے یہ بات کوئی معمولی عزت و وقار کا موجب نہیں۔ کہ انہیں وائسرائے سے امداد حاصل کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔

. . . . وہ مخالف پارٹی سے اس قدر خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ اور اپنی مستعدی کا ایسا ثبوت دیا۔ کہ آسانی سے ایوان کی ہمدردی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

مسٹر گووند ولبھ پنت نے اس امر کی وضاحت کرنے میں کہ ہندوستان کی رائے عامہ یہ ہے۔ کہ کامرس اور ریلویز دونوں شعبے ایک ہی ممبر کے ہاتھ میں ہوں۔ اور یہ کہ وہ ممبر ہمیشہ ہندوستانی ہونا چاہئے عوام کی ایک نمایاں خدمت سر انجام دی ہے"۔

ایک احمدی خاتون کی بے نظیر بہادری

لجنات اماء اللہ کا فرض

حال میں ایک احمدی بھائی بشیر احمد صاحب ہاؤس سینیٹری انسپکٹر لیہ کی اہلیہ صاحبہ نے اس وقت جبکہ دو مسلح ڈاکوؤں نے رات کے وقت ان کے مکان میں گھس کر ان کا مال و اسباب لوٹنا چاہا۔ اور ننگی تلوار دکھا کر انہیں اور ان کے بچوں کو قتل کی دھمکی دی جس ہوشیاری اور بہادری کا ثبوت پیش کیا ہے اس کا مفصل ذکر "الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اس حادثہ کا ذکر دوسرے ہندو مسلمان اخبارات میں بھی نہایت قابل تعریف رنگ میں کیا گیا۔ اور خاتون موصوف کی بہادری کی داد دی گئی ہے۔ چنانچہ دیگر اخبارات کی طرح اخبار "ہند ماترم" ۱۰ مارچ نے "لیہ میں ایک عورت کی بے نظیر بہادری۔ ڈاکوؤں سے مقابلہ۔ یکدم زخمی ہو جانے پر بھی خنجر ہاتھ سے نہ چھوڑا" کے عنوانات سے وہی تفصیلات پیش کی ہیں جن کا ذکر الفضل میں آچکا ہے۔ یہ ایک ایسا بہادرانہ کارنامہ ہے۔ جس پر جماعت کی مستورات کو فخر کرنا چاہئے اور مختلف مقامات کی لجنات اماء اللہ کا فرض ہے۔ کہ اپنی اس بہن کو جو اس قدر بڑے خطرہ سے محفوظ رہنے پر بلکہ اس کا نہایت دلیری اور بہادری سے کامیاب مقابلہ کرنے پر مبارکباد پیش کرے۔ اور بالخصوص مرکزی لجنہ اماء اللہ کو خوشی اور مبارکباد کی قرارداد پاس کرکے سبقت کرنی چاہئے۔ تاکہ اس طرح یہ واقعہ نہ صرف جماعت احمدیہ کی تمام خواتین تک پہنچ جائے بلکہ ان میں ہر قسم کے خطرہ کا ہمت اور جرأت سے مقابلہ کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔

ہندوستان میں بیکاری کی وبا اور حکومت کا فرض

ہندوستان میں بیکاری کا مرض عوام کے علاوہ تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی گزشتہ آٹھ دس سال سے جس سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جب کسی محکمہ میں معمولی سے معمولی اسامی بھی خالی ہوتی ہے۔ تو اس کے لئے سینکڑوں نہیں ہزاروں یونیورسٹی کے فارغ التحصیل نوجوانوں کی درخواستیں آ جاتی ہیں۔ اور بیچارے امیدوار ایک دوسرے سے بڑھ کر اس کوشش میں ادھر ادھر مارے مارے پھرتے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح وہ اسامی ہاتھ لگ جائے۔ مگر ہزار کوششوں اور شدید دوڑ دھوپ کے بعد کسی ایک آدھ کو کامیابی اور باقی سب کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ پولیس میں کنسٹیبل کی اسامی کے لئے سینکڑوں گریجوایٹ بی۔ اے اور ایم اے کی درخواستیں آ جاتی ہیں اور آئے دن ایسی صورتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں ان حالات کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ میں بیکاری انتہائی حد تک نہیں پہنچ چکی۔ اور یہ بدنصیب طبقہ اس لعنت میں بری طرح گرفتار نہیں ہو چکا۔ لیکن اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کی ذمہ واری کس پر عائد ہوتی ہے تعلیم حاصل کرنے والے اس کے ذمہ وار قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ ان کے سامنے جس قسم کی تعلیم پیش کی جاتی ہے۔ اسے وہ حاصل کرتے ہیں۔ آگے عملی زندگی میں وہ تعلیم ان کے کام نہیں آ سکتی۔ تو یہ حکومت کا قصور ہے جس نے ایسے رنگ کی تعلیم جاری کر رکھی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ نوجوانوں کو زندگی کی اس جنگ میں جو انہیں پیش آنے والی ہوتی ہے۔ پورا اترنے کے قابل بنائے۔ انہیں نکما کر دیتی۔ اور ان سے رہی سہی طاقت بھی چھین لیتی ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس طریق تعلیم کو تبدیل کیا جائے۔ اور اس کی جگہ ایسا طریق رائج کیا جائے۔ جس میں عملی اور صنعتی پہلو غالب ہو۔ اور جو موجودہ بیکاری کو دور کرنے کا باعث بن سکے۔ یہ بات حکومت کے اختیار میں ہے۔ اور وہ محسوس بھی کر رہی ہے۔ کہ مروجہ طریق موجودہ حالات کی مقتضیات کو پورا نہیں کر رہا۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ اس بارے میں کوئی عملی قدم اٹھانے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ اور اس طرح بیکاری کو بدسے بدتر صورت اختیار کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ اگرچہ بیکاری کی اور بھی وجوہ ہیں جن میں سے سب سے بڑی وجہ وہ عالمگیر اقتصادی بدحالی ہے۔ جو اس وقت تمام ممالک پر محیط ہے۔ لیکن ہندوستان میں بیکاری کا مرض پھیلانے میں یہاں کے طریقہ تعلیم کو بہت بڑا دخل ہے۔ یو۔ پی میں بیکاری کے مسئلہ کے حل کرنے کے لئے سپرو کمیٹی نے اس صوبہ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ان میں سے ایک تجویز یہ بھی ہے۔ کہ نظام تعلیم میں ترمیم کی جائے۔ یہ بات اگر یو۔ پی کے لئے ضروری ہے۔ تو اس سے بڑھ کر اس کی دوسرے صوبوں میں ضرورت ہے۔

بہرحال ہندوستان میں یہ مسئلہ اب ایسی صورت اختیار کر چکا ہے۔ کہ اس کی طرف سے حکومت کی مزید بے اعتنائی نہایت ناخوشگوار نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔ یو۔ پی کونسل میں بیکاری کے متعلق رپورٹ پیش کرتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے کہا۔ "مجھے ادبی بحثوں پر کوئی یقین نہیں۔ اگر گورنمنٹ نے صرف یہی جواب دینا ہوتا۔ کہ اس کے پاس روپیہ نہیں۔ تو میں یہ رپورٹ تیار کرنے کی ہرگز زحمت گوارا نہ کرتا"۔

ملک میں بیکاری کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہا "میں نے اس کام کا بیڑا سیاسی نمائش یا کونسل میں نشست حاصل کرنے کے لئے نہیں اٹھایا تھا۔ بلکہ میرا اصل مقصد بیکاری کے مسئلہ کا حل تلاش کرنا ہے۔ ملک میں اس وقت گورنمنٹ کے خلاف جو جذبات موجود ہیں۔ اور پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کی تمام تر ذمہ واری ان لوگوں پر ہے۔ جو آئندہ نسلوں کے روزگار اور ذریعہ معاش سے بے پرواہ ہیں"۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ ۴ مارچ)

سر تیج بہادر سپرو ایسے مدبر سیاست دان اور اعتدال پسند کا مسئلہ بیکاری کے حل کی تجاویز پیش کرتے ہوئے حکومت یوپی کو اس کی اہمیت سے آگاہ کرنا اپنے اندر خاص وقعت رکھتا ہے۔ اس سے نہ صرف حکومت یوپی کو اپنی ذمہ واری محسوس کرنی چاہیئے۔ بلکہ دوسرے صوبوں کی حکومتوں کو بھی اس تنبیہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ بیکاری کی لعنت سے نجات پانے سے جہاں ملک کی مالی اور اخلاقی حالت درست ہوگی۔ وہاں گورنمنٹ کے خلاف جذبات کی وہ لہر جو نوجوان طبقہ میں بیکاری کے باعث موجزن ہے اور جو ممکن ہے بہت سی پریشانیوں کا موجب ہو رک جائیگی۔

عالم کشف کا تمثل ظاہر میں

اس پُر آشوب زمانہ میں جبکہ ظلمت و تاریکی محیط عالم تھی۔ خدا کا نور چمکا۔ اس کا جلال ظہور پذیر ہوا۔ اور مسیح وقت جری اللہ فی حلل الانبیاء کفر و ضلالت کے بے پناہ سیلاب کے انسداد کے لئے میدان عمل میں آیا۔ آپ نے تحدی کے ساتھ قادر و ذوالجلال خدا کی فوق العادت قدرتوں کی رؤیت کے لئے لوگوں کو دعوت دی۔ اپنوں اور بیگانوں نے زندہ خدا کی قدرت کے زندہ نمونے دیکھے۔ اور شہادت دی۔ ایک زمانہ میں اشد المعاندین مولوی محمد حسین بٹالوی بھی آپ کا مدح گستر تھا۔ اور آپ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان۔ براہین احمدیہ پر ریویو کرتا ہوا لکھتا ہے۔ "اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے۔ تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہائے مخالفین اسلام خصوصاً **فرقہ آریہ و برہم سماج** سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے۔ جنہوں نے ... مخالفین اسلام و منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعوے کیا ہو۔ کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو۔ وہ ہمارے پاس آ کر اس کا **تجربہ و مشاہدہ** کرے۔ اور اس **تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزا بھی چکھا دیا ہو**"۔

(ریویو براہین احمدیہ صفحہ ۷) والفضل ما شهدت به الاعداء۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالے کے فوق العادت نشان ظاہر ہوئے۔ اور اس طرح تمام اقوام پر اتمام حجت ہوئی۔ اسی ضمن میں آپ کا ایک کشف ہے۔ جس میں سرخی کے چھینٹے عالم ظاہر میں بھی پائے گئے۔ اور یہ اس بات کا زبردست ثبوت تھا۔ کہ خدا تعالیٰ خالق اشیاء ہے۔ مگر افسوس شپرہ چشم لوگوں نے اس پر تمسخر اڑایا۔ صرف اس زعم باطل کی بناء پر کہ عالم کشف کا تمثل ظاہر میں نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ بارہا واقعات عالم سے احقاق حق اور ابطال باطل کیا گیا ہے مگر آج ہم ایک تازہ واقعہ پیش کرتے ہیں۔ جو اخبار اردن (عمان) مجریہ ۹ فروری ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا ہے لکھا ہے۔ "شاع علی الالسنة ان امراة ابن سلامة القلانزه من عشيرة الحجازين فى الكرك المقيمة فى قرية حواره موقتا فى قضاء مادبا انها كانت نائمة فى ليالى الاسبوع الماضى ظهر لها شيخ بهيئة شيخ جليل ذى لحية بيضاء وعلى رأسه عمامة خضراء وخاطبها قائلا۔ قولى للناس ان يتوبوا الله وان يصلوا ويقدموا الضحايا والا فانه سيحل عليهم غضبه تعالى وانه من عشرة الى عشرين من هذا الشهر سيرسل اليهم الامطار فقالت له اننى امرأة لا يصدقنى الناس۔ فقال مدى يدك فمدت يدها فطبع عليها علامة ثلاثة اصابع بلون الدم وانصرف عنها الشيخ فروت للناس فى الصباح ما شاهدت وقد اريتهم العلامة التى على يدها" (الاردن ۹ فروری ۱۹۳۶ء) یعنی یہ واقعہ زبان زد خاص و عام ہے کہ اہل حجاز کی ایک عورت جو حوارہ بستی میں مقیم ہے۔ اس نے خواب میں ایک سفید ریش سبز عمامہ پہنے بزرگ کو دیکھا۔ جو اس سے یوں مخاطب ہوا۔ لوگوں سے کہہ دو کہ وہ توبہ کریں۔ نمازیں پڑھیں اور قربانیاں دیں۔ ورنہ ان پر خدا کا عذاب

مسلمانانِ نوشہرہ سے خطاب

تین سالہ بے غرضانہ اہم خدمات کا صلہ

ترجمانِ احرار اخبار "مجاہد" لاہور کے ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں کسی برقع پوش نامہ نگار کے قلم سے ایک نوٹ زیر عنوان "ایک روادار قادیانی کی بوکھلاہٹ" شائع ہوا ہے۔ جس میں مسلمانان نوشہرہ صدر و ممبران سکول کمیٹی سے اسلام کے نام پر اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ مجھے بوجہ احمدی ہونے کے سکول کے عہدہ سیکرٹری شپ سے علیحدہ کرکے کسی مسلمان کو اس عہدہ پر مقرر کریں نامہ نگار کو بخوبی علم ہے۔ کہ مجھے اس عہدہ سے کوئی ذاتی فائدہ نہیں۔ اور میں ہر سال کمیٹی سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ مجھے اس ذمہ واری سے سبکدوش کیا جائے۔ بلکہ ایک دفعہ تو استعفیٰ بھی پیش کر چکا ہوں۔ مگر کمیٹی نے آج تک میری فریاد نہیں سنی اور استعفیٰ واپس کرایا اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ عام پبلک کی آگاہی کے لئے میں اپنی تقرری کے حالات پیش کر دوں

۱۹۳۲ء میں انتخابات کونسل صوبہ سرحد کے بعد سکول کمیٹی میں اختلافات رونما ہو گئے۔ اور سکول کا نظام بگڑ گیا۔ منجملہ دیگر قباحتوں کے کمیٹی میں عملی تعطل وانتشار اور عازمین سکول کی تنخواہوں میں سات ماہ تک رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ سٹاف میں بے چینی اور محکمہ تعلیم میں سکول کے خلاف شکایات کا طومار بندھ گیا۔ باہر کے لوگوں نے بھی پراپیگنڈا کے ذریعہ حکام کو بدظن اور پریشان کرنے کی کوشش کی۔ اغلب تھا۔ کہ اگر سکول کی درستی کی طرف بروقت قدم نہ اٹھایا جاتا۔ تو اس کی حالت دگرگوں ہو جاتی۔ اس بدانتظامی کے عالم میں جناب صاحبزادہ کیپٹن اسکندر مرزا صاحب اسسٹنٹ کمشنر نوشہرہ کے ایماء سے ۱۹۳۳ء کے آغاز میں خان بہادر میاں فیروز شاہ صاحب کاکا خیل رئیس نوشہرہ کے مکان پر سکول کی حالت پر غور کرنے کیلئے اجلاس طلب کیا گیا۔ اور اس میں شمولیت کے لئے مجھے بھی بلایا گیا۔ اس اجلاس میں جناب اسسٹنٹ کمشنر صاحب نے میرا نام آنریری سیکرٹری شپ کے لئے پیش کر دیا۔ جسے مجلس نے منظور کیا۔ حالات اس امر کے متقضی تھے۔ کہ کام فوراً شروع کر دیا جائے۔ ادھر کمیٹی کے دفتر کا یہ حال تھا۔ کہ سوائے چند غیر ضروری اور متفرق کاغذات کے ریکارڈ کا کوئی وجود نہ تھا۔ اور حساب وکتاب کے رجسٹر بھی دستیاب نہ ہو سکتے تھے۔ ایسی مایوس کن فضا میں کام سمجھنا اور شروع کرنا کوئی آسان بات نہ تھی کئی روز کے مطالعہ حالات کے بعد مندرجہ ذیل امور سرانجام دینے پڑے۔

۱۔ آمد وخرچ کمیٹی وسکول کی مدات کا تخمینہ اور مالی حالت کا موازنہ۔

۲۔ حسابات رقوم واجب الوصول و واجب الادا کی پڑتال۔

۳۔ فیسوں وگرانٹوں کی وصولی وبرآمدگی۔

۴۔ کئی کئی مہینوں کے بلوں اور تنخواہوں کی ادائیگی۔

۵۔ کمیٹی کے دفتر وریکارڈ کا قیام اور اس کی تنظیم

الغرض نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سکول اپنے پاؤں پر از سر نو کھڑا ہو گیا۔ سٹاف میں اطمینان اور تعلیم میں ترقی ہونے لگی۔ اور امتحانات سکول میں اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج نکلنے لگے۔ محکمہ تعلیم کے نہ صرف جذبات رفع ہو گئے۔ بلکہ لاگ بک پر نہایت عمدہ ریمارک دیئے جانے لگے۔ جس سے دوست ودشمن سب حیران وششدر رہ گئے۔ اب بہی خواہان سکول کے حوصلے اس قدر بڑھے۔ کہ سکول کی سابقہ عمارت کے کھنڈرات پر نئی عمارت کھڑی کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ جس کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ کا تخمینہ خرچ اور نقشہ جات تیار کرا کر محکمہ تعلیم سے منظور کرا لئے گئے۔ بلڈنگ فنڈ میں اضافہ کرنے کے لئے وفود بھیجے گئے حتیٰ کہ کمیٹی اس قابل ہو گئی۔ کہ گورنمنٹ صوبہ سرحد نے اپنے خزانہ سے مبلغ ۲۰،۲۷ روپیہ کی گرانٹ کی منظوری دے کر کمیٹی کو ممنون کیا اور وہ مبارک وقت آیا۔ کہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۵ء کو سکول کی نئی عمارت کی بنیاد رکھدی گئی۔ ایک سال کے عرصہ میں ایک عظیم الشان بلڈنگ جس کی نظیر صوبہ بھر میں ملنی مشکل ہے۔ برلب شاہی سڑک تیار ہو چکی ہے۔ جو آئندہ نسلوں کے لئے بطور یادگار رہے گی۔ مزید برآں موجودہ بلڈنگ کے دائیں اور بائیں وسیع میدان طلباء کی کھیلوں کے لئے کنٹونمنٹ بورڈ نے جناب بریگیڈیر صاحب کی مہربانی سے عطا کر دیئے ہیں۔

یہ وہ کام ہے۔ جو تین سال کی متواتر شبانہ روز کی تگ ودو سے میرے زمانہ میں ہوا۔ اور جس کی تکمیل میں میں نے اپنی صحت کی بھی پروا نہیں کی۔ اپنے آرام کو قربان کیا اپنے قیمتی وقت کو قربان کیا۔ اور اپنے کام کا حرج کیا۔ یہ سب کچھ کسی ذاتی غرض یا لالچ کے لئے نہیں۔ بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی ہمدردی کو مدنظر رکھکر کیا۔ اس تمام جدوجہد کا صلہ جو مسلمانوں کے ایک طبقہ نے مجھے دیا ہے۔ اس کا تذکرہ بعض مسلم اخبارات پنجاب وسرحد میں وقتاً فوقتاً ہوتا رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ زمیندار مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۳ء احسان مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۵ء ومجاہد مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء نوجوان سرحد مورخہ ۲ اپریل ۱۹۳۴ء و ۱۸ جنوری ۱۹۳۴ء جن میں ریزولیوشن شائع ہوتے رہے ہیں۔ کہ اس قادیانی سیکرٹری کی جگہ کسی مسلمان کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ اور کئی وفد کمیٹی کے پاس اس غرض کے لئے بھیجے گئے۔

عرصہ ہوا۔ میں نے کمیٹی کے پریذیڈنٹ صاحب کو استعفیٰ پیش کیا۔ مگر مجھے اس کے واپس لینے پر مجبور کیا گیا۔ اور ہر انتخاب کے موقعہ پر میں ممبران کمیٹی سے معذرت کرتا رہا ہوں۔ مگر میرا نام پھر سیکرٹری شپ کے لئے تجویز کر دیا جاتا۔ لاچار خاموشی سے ساری باتوں کو سننا پڑتا ہے۔ اور دیانتداری مجبور کرتی ہے۔ کہ کام بھی تندہی سے کیا جائے۔

اب جبکہ سکول کی بلڈنگ کا کام اختتام کو پہونچ چکا ہے۔ اور جملہ انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ تو "مجاہد" کے نامہ نگار کو یہ خیال پیدا ہوا کہ نوشہرہ صدر کے مسلمانوں اور کمیٹی کے ممبروں سے اسلام کے نام پر اپیل کرے۔ کہ وہ مجھے "مسلمانوں کے نام سے فائدہ اٹھا کر حکام بالا سے رشتہ دوستی استوار کرنے" سے باز رکھیں۔ اور کسی مسلمان کو سکول کا سیکرٹری مقرر کریں کیونکہ اس کے نزدیک قادیانی گروہ کا ہر فرد اسلام و بانی اسلام کا سخت ترین دشمن ہے۔" (نعوذ باللہ) میں آج تک سمجھ نہیں سکا۔ کہ بحیثیت سیکرٹری سکول میں نے کونسا نقصان نامہ نگار یا اسلام کو پہونچایا ہے۔

بہرحال نامہ نگار نے اپیل عین موقعہ پر کی ہے امید ہے۔ کہ ممبران کمیٹی ضرور اس پر کان دھریں گے نامہ نگار کی اپیل کی میں پُر زور تائید کرتا ہوں۔ نہ صرف اس لئے کہ اسلام اور بانی اسلام مجھے نامہ نگار سے بھی بڑھکر پیارا ہے۔ بلکہ مجھے اپنا وقت اپنا آرام اور اپنی صحت بھی پیاری ہے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ انتخاب پر جو عنقریب ہونے والا ہے۔ مجلس معتمدین اور مجلس منتظمہ کسی دوسرے صاحب کو سیکرٹری کے عہدہ پر مقرر کریں گے۔ لیکن اگر خدانخواستہ وہ اس اپیل پر عمل پیرا نہ ہوں۔ تو فاضل نامہ نگار اپنی رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے مجھ سے استعفیٰ لیکر خود کمیٹی سے منظور کرا دیں۔ میں ان کا احسان فراموش نہیں ہوں گا۔ بلکہ ان کی اس مہربانی کا شکریہ ادا کروں۔ والسلام

(خاکسار مرزا غلام حیدر احمدی وکیل آنریری سیکرٹری اسلامیہ ہائی سکول نوشہرہ)

تلاشِ گمشدہ

میرا بھائی نوازش علی عمر ۱۲ سال ۵ مارچ شام کے ۵ بجے گھر سے چلا گیا ہے۔ آج تک واپس نہیں آیا۔ ہرچند تلاش کی مگر بے سود۔ ناظرین میں سے اگر کسی صاحب کو مل جائے تو خاکسار کو اطلاع دیں۔ حلیہ قد ۴ فٹ۔ چہرہ گول۔ رنگ سانولا بدن دبلا۔

خاکسار۔ قاضی منظور حسین بازار ٹوکریاں شہر امرتسر

میرا دھرم اسلام مجھے کیوں پیارا ہے

آریہ صاحبان کی ایک مذہبی کانفرنس میں ایک احمدی مبلغ کی تقریر

آریہ سماج جموں کے سالانہ جلسہ کے دوران میں ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء کو بعد دوپہر سے شام تک ایک سپیشل مذہبی کانفرنس زیر صدارت لالہ رام پرشاد جی۔ ایڈیٹر روزانہ اخبار بھارت ماتا لاہور منعقد ہوئی۔ جس میں تمام ہندو سبھاؤں اور اسلامی انجمنوں کے نمائندگان کو مدعو کیا گیا تھا کہ وہ اس موضوع پر تقریر کریں۔ کہ "مجھے میرا دھرم کیوں پیارا ہے" لیکن صرف پانچ نمائندگان یعنی تھیوسافیکل سوسائٹی۔ جین۔ احمدی۔ سکھ اور آریہ نے شرکت کی۔ ہماری طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب نو مسلم مولوی فاضل نے دلچسپ تقریر کی۔ ہندو مسلمان اور مستورات کافی تعداد میں شریک جلسہ تھیں۔ تقریر بے حد پسند کی گئی اور حاضرین ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔

سب سے پہلے مہاشہ صاحب نے آریہ سماج کو مذہبی کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد دی۔ بعد میں بتلایا کہ میرا دہرم اسلام مجھے اس لئے پیارا ہے کہ وہ صلح کا مذہب ہے اس میں روحانی جذب اور کشش ہے۔ وہ اپنے حسن میں بے عدیل اور احسان میں بے نظیر ہے۔ قرآن مجید وہ پہلا ایشوری گیان ہے جس نے سنسار سے جاتی بندھن کو توڑ کر ایشوری گیان کا دروازہ ہر کالے اور گورے کے لئے کھول دیا۔ عالمگیر مذہب کے لئے جو دلائل عقلاً ضروری ہیں وہ صرف اسلام میں ہی پائے جاتے ہیں۔

عالمگیر دہرم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے بھیجنے والے مالک یعنی پرماتما کے متعلق اعلیٰ اور پوتر سکھشا دے اور پرماتما کو لوگوں کے سامنے ایسے رنگ میں پیش کرے کہ وہ اس سے محبت اور پریم کریں۔

جس طرح عالمگیر دہرم کے لئے ضروری ہے کہ پرماتما کے متعلق پریم کی تعلیم دے۔ ایسا ہی اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ عالمگیر تعلیم پیش کرے تمام انسانوں کو مساوی درجہ دے۔ اور تمدنی تعلیم ایسی پیش کرے۔ جو ممکن العمل اور فطرت انسانی کے بالکل مطابق ہو۔

وہ عالمگیر دہرم پستک پیش کرے۔ اور عالمگیر دہرم پستک وہ کہلا سکتی ہے جس میں مندرجہ ذیل پانچ باتیں پائی جائیں۔

(۱) خود دعویٰ کرے اور دلائل بھی دے وہ محفوظ ہو اور پرماتما نے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہو۔ اور عملاً بھی انسانی دست برد سے محفوظ رکھا ہو۔

(۲) سب سے زیادہ پڑھی جانے والی ہو اور اس دہرم کے لوگ اس کا سوادھیائے دن رات کرتے ہوں۔ نیز وہ بے مثل ہو اور اس جیسا کلام پیش کرنا انسانی طاقت سے بالا ہو

(۳) اس کی زبان زندہ اور رائج ہو۔ تاکہ اگر کسی شبہ کے متعلق جھگڑا ہو تو فوراً حل ہو جائے۔

(۴) وہ آئندہ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیوں پر مشتمل ہو۔ تاکہ ہر ایک زمانہ میں اس کی پیشگوئیاں پوری ہو کر اس کی صداقت اور تازگی کی گواہ ہوں

(۵) وہ زندہ پھل دینے والی ہو۔ اس کے متبعین خدا کا کلام سننے والے ہوں۔

یہ پانچوں علامات جو عالمگیر کتاب کے لئے ضروری ہیں۔ وہ صرف پرماتما کے گیان قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں۔

پھر ضروری ہے کہ سچا دہرم عالمگیر نمونہ پیش کرے۔ تاکہ ہر طبقہ کے لوگ اس کو مشعل ہدایت اور رہنما بنا سکیں۔ یہ بات صرف اس مقدس ہستی میں پائی جاتی ہے۔ جس کا نام پرماتما نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا۔ جہاں آپؐ نے یہ دعویٰ کیا کہ میں سب دنیا کے لئے رسول ہوں اور میری تعلیم سیاہ سفید سب پر حاوی ہے وہاں اللہ تعالےٰ نے آپ کی زندگی میں

یتیم ستے کر بادشاہ تک اسوہ حسنہ رکھدیا

آخر میں مہاشہ صاحب نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ اگر وہ اسلام کا ٹھنڈے دل سے

مطالعہ کریں گے۔ تو ان کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اسلام ہی ایک عالمگیر مذہب ہے۔

(نامہ نگار)

مومن کا کام نیک تحریک کرنا ہے نہ کہ دوسرے کی تحریک کا منتظر رہنا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور چندہ تحریک جدید کا وعدہ پیش کرتے ہوئے بعض مخلصین نے درخواست کی تھی۔ کہ وہ یک مشت اس چندہ کو اپنی مالی حالت کے لحاظ سے ادا نہیں کر سکتے۔ اس لئے قسطوار ادا کریں گے۔ اسے حضور نے منظور فرمایا تھا۔ چونکہ چندہ تحریک جدید کا مالی سال دسمبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہے۔ اور اب تک تین ماہ گذر چکے ہیں۔ اس لئے جن احباب نے ماہوار ادا کرنے کی منظوری حاصل کی ہوئی ہے۔ مگر کسی وجہ سے ابھی تک کسی ماہ کی قسط ادا نہیں کر سکے انہیں چاہیئے کہ اپنے وعدہ کے مطابق مارچ کی قسط کے ساتھ اپنی بقیہ قسطیں بھی ارسال کر دیں۔ کیونکہ اگر وہ اس طرح سے ماہوار نہ ادا کرتے رہے۔ تو ان کو سال کے آخر میں تمام قسطوں کا یک مشت ادا کرنا مشکل ہوگا۔ پس ایسے احباب نہ صرف مارچ کی قسط کے ساتھ بقایا قسطیں بھی ادا کر دیں۔ بلکہ آئندہ بھی ماہوار قسط ادا فرماتے رہیں۔ تا ان کو آخر پر مشکل پیدا نہ ہو۔

جن احباب کا وعدہ دوران سال میں ادا کرنے کا ہے۔ وہ بھی اپنے عہد کو حتی الوسع جلد سے جلد پورا کر کے ثواب لیں۔ چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے مخلصین کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد ہر وقت یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ "وہ شخص جو اس بات کی انتظار میں رہتا ہے۔ کہ کوئی دوسرا مجھے تحریک کرے۔ وہ اپنے ایمان کا فکر کرے۔ مومن کا کام نیک تحریک کرنا ہے۔ نہ کہ دوسرے کی تحریک کا منتظر رہنا" پس قسطوار یک مشت اور دوران سال میں ادا کرنے والے مخلص احباب اپنے اس عہد کو جو انہوں نے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور کیا ہے۔ جلد سے جلد پورا کرتے ہوئے رضاء الٰہی حاصل کریں

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

لجنہ اماء اللہ قادیان کا ماہواری جلسہ

لجنہ اماء اللہ قادیان کا تیسرا ماہواری جلسہ ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء زیر صدارت خاکسار منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھے گئے۔

تلاوت قرآن کریم زینت بیگم اہلیہ چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب نے کی۔ پھر اقبال بیگم و عائشہ بیگم نے نظم پڑھی۔ پھر سعیدہ بیگم اہلیہ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مضمون پڑھا۔ حبیبہ بیگم نے شکر خدا تعالیٰ پر مضمون سنایا اس کے بعد امۃ اللہ بیگم اہلیہ خان میر صاحب نے شہزادہ عبد اللطیف صاحب کا افغانستان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں قادیان آنا اور بیعت کر کے پھر واپس اپنے وطن جانا اور وہاں کے مولویوں کی ناحق عداوت اور مولانا موصوف کی کابل میں سنگساری سے شہادت پانا ان تمام واقعات پر روشنی ڈالی۔ نصیرہ بیگم بنت ماسٹر مولا بخش صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات عورتوں پر کے موضوع پر تقریر کی۔ رحمت بی بی اہلیہ مولوی سراج الدین صاحب و سارہ بیگم اہلیہ مولوی چراغ الدین صاحب نے مصباح میں سے مضمون سنائے۔ اصغری بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان نے خطبہ عید الاضحیٰ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح

296

انڈین ڈائرکٹری

۱۹۳۶ء کی نئی اردو ایڈیشن جس میں ہزارہا ہندوستانی تاجروں کارخانہ داروں، سوداگروں اور مینوفیکچروں کے مکمل ایڈریس مع کاروباری تفصیل بہترین اور کارآمد تجارتی معلومات۔ مشہور شہروں اور تمام ریاستوں کے مکمل گائیڈ۔ بے شمار تاریخی و جغرافیکل مضامین کے علاوہ ممالک غیر کے پتہ جات درج کئے گئے ہیں۔ کاروباری دُنیا خصوصاً ایجنسیوں، مینوفیکچروں اور اشتہار بازوں کے لئے یہ کتاب ازحد مفید اور کارآمد اور دلچسپ ثابت ہوگی۔ بڑے سائز کے ۰۰ ۲ صفحے مجلد قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ ہر خریدار کو ایک سال کے لئے رسالہ رہنمائے تجارت مفت ارسال کیا جائے گا:

منگوانیکا پتہ:۔ ڈائرکٹری پبلشنگ بیورو قیصری باغ روڈ امرتسر

ایک غیر مسلم کے لکھے ہوئے

دو ــ نہایت ــ عمدہ ــ ضروری ــ اور مفید ــ رسالے

سیر قادیان ــ اور ــ خلیفۂ قادیان

ہمارے ہاں برائے فروخت آئے ہیں۔ احباب کرام کو چاہئیے۔ کہ وہ ان رسالوں کو خریدیں، پڑھیں۔ اور پھر دوسروں کو بھی پڑھوائیں قادیان اہل قادیان۔ نظام سلسلہ اور جماعت کے کارناموں کا نہایت مؤثر تذکرہ ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بھی جو کچھ لکھا ہے خوب لکھا ہے۔ اور اسی کے ساتھ احرار اور دیگر مخالفین سلسلہ کی دشمنانہ کارروائیوں پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ اگر دوست اپنے اپنے ہاں کے غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں ان رسالوں کی اشاعت کریں۔ تو بہت سی غلط فہمیاں دور ہو سکتی ہیں۔ جو ہمارے متعلق دشمنوں نے پھیلا رکھی ہیں:۔ ہر دو رسائل کی قیمت ۲ر ہے۔ مگر دوستوں کو چاہئیے۔ کہ بل کر اکٹھا آرڈر دیں۔ ایک روپے سے کم کا وی۔ پی نہیں کیا جائے گا:۔

خاکسار:۔ ملک فضل حسین مینجر بک ڈپو۔ قادیان

سٹار ہوزری سے مال منگوانے والوں کے لئے حیرت انگیز رعایت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب کو سٹار ہوزری سے جرابیں خریدنے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی تعمیل کے لئے سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ جو دوست یہاں سے ایک درجن بھی جرابیں منگوائیں گے۔ ان سے محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ نہیں لیا جائیگا۔ اس حیرت انگیز رعایت کے باوجود اگر کوئی دوست اس ہوزری کی بنی ہوئی جرابیں نہ استعمال کریں۔ تو سوائے اس کے کیا سمجھا جاسکتا ہے۔ کہ ہوزری کے متعلق جو قومی لحاظ سے ذمہ واری ان پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا انہیں قطعاً احساس نہیں۔ مطلوبہ تعداد کی جرابوں کی قیمت نقشہ ذیل کے مطابق اپنے مقامی محاسب کے پاس جمع کرکے حاصل کردہ رسید آرڈر کے ہمراہ آنی ضروری ہے۔ ورنہ تعمیل کرنے سے ہم معذور ہوں گے:۔

سائز ۹½ تا ۱۱ سادہ ٹسر۔ ۳ر، ۴ر، ۵ر، ۶ر
〃 ۸ تا ۹ 〃 ۲ر، ۳ر، ۴ر، ۵ر
〃 ۸ تا ۹ ڈیزائن دار۔ ۶ر
〃 ۹½ تا ۱۱ اُونی ۱۲ر
〃 ۸ تا ۹ 〃 ۸ر

قیمت کے لحاظ سے کوالٹی میں بھی فرق ہوگا:۔

جنرل مینجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو ۱۰ مارچ۔ جاپان کی کابینہ اب مکمل ہوگئی ہے۔ مسٹر ہیروٹا وزیر اعظم اور سکرٹری امور خارجہ بن گئے ہیں۔

پیرس ۱۰ مارچ۔ ایک پیغام مظہر ہے کہ فرانس جرمنی سے ان شرائط پر گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہے۔ کہ جرمنی افواج غیر مصافی علاقہ سے واپس بلالی جائیں۔ اور جنیوا میں لیگ کے قوانین کے مطابق ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ برلن کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک جرمن افسر نے فرانس کی ان شرائط کے متعلق نمائندہ پریس کے ساتھ ملاقات کے دوران میں اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا کہ رائن لینڈ سے جرمنی افواج کی واپسی بالکل ناممکن بات ہے۔

کراچی ۱۰ مارچ۔ آج ہوائی جہاز کے ذریعہ پنڈت جواہر لال نہرو کراچی پہنچے اور چالیس منٹ ٹھہرنے کے بعد الہ آباد روانہ ہوگئے۔

میڈرڈ ۱۰ مارچ۔ کیڈز کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ وہاں لوگوں کے ہجوم نے رومن کیتھولکوں کے ۳ گرجے اور سکول تباہ کر دیئے صرف تین کیتھولک عمارتیں بچیں۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ وزارت لیبر کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۶ء سے ۲۴ فروری تک ۲۶۰۰۰ بیکار روزگار حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ۲۴ فروری کو بیکاروں کی کل تعداد ۲۱۰۲۵۰۰ تھی۔

بمبئی ۱۰ مارچ۔ بمبئی کے اچھوتوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں متعدد مقررین نے تقریریں کیں۔ جن میں کہا۔ کہ اچھوت ہندو مذہب میں رہ کر مساوات حاصل نہیں کر سکتے۔ جلسہ میں ہندوؤں کا ایک بت توڑ دیا گیا اور دو شاستروں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ ہندو مذہب مردہ باد کے نعرے لگائے گئے۔

روما ۱۰ مارچ۔ اٹلی نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ یہ اطلاع غلط ہے۔ کہ اٹلی نے جنگ کو ختم کرتے ہوئے گولہ باری بند کرنے کے احکام جاری کئے ہیں۔ اگرچہ بعض طیاروں کو واپس بلالیا گیا مگر اس سے یہ مقصد نہ تھا کہ اٹلی جنگ کو ختم کر رہا ہے۔ اطالوی افواج حبشہ میں اب بھی پیش قدمی میں مشغول ہیں۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ کل دارالعوام میں مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے جرمنی کے اقدام پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جرمنی کے اس خود مختارانہ فعل نے بین الاقوامی مسائل کی گتھی کو اور بھی زیادہ الجھا کر صورت حالات کو نازک تر بنا دیا ہے۔ اور جرمنی اپنی بدعہدی کے باعث اپنے آئندہ معاہدہ کے متعلق عوام کے اعتماد سے محروم ہوگیا ہے۔ مسٹر بالڈون۔ سر سیموئیل ہور اور وزیر نو آبادیات نے بھی برطانیہ کی دفاعی پالیسی کے متعلق تقریریں کیں۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ سرحدی علاقہ میں حکومت کے اختیار جارحانہ کی پالیسی کے خلاف مسٹر آصف علی نے جو قرارداد تخفیف پیش کی تھی وہ ۴۶ کے مقابلہ میں ۶۷ آراء سے منظور ہوگئی مسٹر شکاف نے کہا۔ کہ موجودہ حکمت عملی منصفانہ نہیں ہے بلکہ ہندوستان کا فائدہ اسی میں ہے

برلن ۱۰ مارچ۔ جرمنی رائن لینڈ سے اپنی فوجیں ہٹالینے کے لئے کسی صورت میں بھی تیار نہیں۔ فرانس کی تجویز کے جواب میں جرمنی حکومت کا بیان ہے کہ وہ رائن لینڈ سے فوجیں واپس بلانے کے سوال پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں۔

ٹوکیو ۱۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ سابق وزیر جنگ کماتیما کے علاوہ جاپان کے پانچ افسروں نے استعفے داخل کر دیئے ہیں۔ اکثر استعفوں کو منظور نہیں کیا جائیگا۔

لاہور ۱۰ مارچ۔ تحریک شہید گنج کے سلسلہ میں جن لوگوں سے نیک چلنی کی ضمانتیں طلب کی گئی تھیں۔ حکومت پنجاب نے ان کی ضمانتوں کی منسوخی کا حکم صادر کر دیا ہے۔

لاہور ۱۰ مارچ۔ آج پنجاب کونسل کے اجلاس میں چوہدری چھوٹو رام کے ایک سوال کے جواب میں ممبر خزانہ نے کہا کہ شہید گنج ایجی ٹیشن پر گورنمنٹ کا دولاکھ تیرہ ہزار روپیہ خرچ آیا ہے۔ صدر نے ملک معظم کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں درج تھا۔ کہ شاہ جارج پنجم کی تا

پر کونسل نے جو قرارداد منظور کی ہے۔ اس کے لئے ملکہ میری اور شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور وفاداری کے جن جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کا اعتراف کرتے ہیں

برلن ۱۰ مارچ۔ جرمنی کے متعدد شہروں فوجی سرگرمیاں شروع ہیں۔ علاقہ رائن میں مقیم جرمن فوجیں بہت سرگرمی دکھا رہی ہیں انہوں نے بلند مقامات پر اپنی چوکیاں بنالی ہیں

لاہور ۱۰ مارچ۔ آج پنجاب کونسل میں سالانہ بجٹ کے سلسلہ میں مطالبات زر پیش ہوئے۔ چوہدری اللہ داد خان نے تحریک کی کہ کل مطالبہ زر میں ایک روپیہ کی تخفیف کر دی جائے اور پٹواریوں کے کانفرنس کی نقل حاصل کرنے کی فیس نصف کر دی جائے بعض دیگر ارکان نے تحریک کی تائید میں تقریریں کیں۔ اور تحریک ۳۰ آراء کی حمایت اور ۴۴ کی مخالفت سے منظور ہوگئی۔ اور آج کے اجلاس میں گورنمنٹ کو پہلی بار شکست نصیب ہوئی۔

پیرس ۱۰ مارچ۔ آج جرمنی کے سوا معاہدہ لوکارنو پر دستخط کرنے والی تمام طاقتوں کے نمائندے جرمنی کی خلاف ورزی پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ ان میں برطانیہ فرانس اٹلی اور بیلجیم کے نمائندے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

جنیوا ۱۰ مارچ۔ لیگ کونسل کے اجلاس میں حکومت فرانس یہ تجویز پیش کرے گی کہ جرمنی کے خلاف تعزیرات کا نفاذ اس وقت تک کیا جائے۔ جب تک کہ وہ رائن لینڈ سے اپنی فوجیں ہٹالینے پر مجبور نہ ہو جائے۔

خیرپور ۱۰ مارچ۔ حکومت ہند نے کامل غور و خوض کے بعد میر فیض محمد خان کو جو ہز ہائینس میر علی نواز خان (سابق والئے ریاست خیرپور) کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ ریاست کے مسند پر بٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ مسٹر کاؤس جی جہانگیر نے کوئٹہ کی دوبارہ تعمیر کے لئے خرچ کو نامنظور کرنے کے لئے تخفیف کی تحریک پیش کی۔ یہ

تحریک ۶۲ آراء کی حمایت اور ۵۲ کی مخالفت سے منظور ہوگئی۔

نیویارک ۱۰ مارچ۔ حبشہ کا جرنیل گگسا جو اٹلی سے جا ملا تھا۔ اسے جاسوسی کرنے کے الزام میں گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ کانگرس پارٹی کی ایک تحریک ۶۲ کے مقابلہ میں ۶۸ آراء سے منظور ہوگئی۔ اس تحریک میں اگزیکٹو کونسل کے مطالبات زر میں تخفیف کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس طرح آج حکومت کو دوسری شکست ہوئی

مدراس ۱۰ مارچ۔ مدراس کونسل کی میعاد مزید چھ ماہ کے لئے بڑھا دی گئی ہے۔ اب یہ کونسل مارچ ۱۹۳۷ء تک جاری رہے گی

لنڈن ۱۰ مارچ۔ آج دارالعوام میں مسٹر بالڈون نے دفاعی پالیسی پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "اگر جنگ کرنا پڑا تو برطانیہ اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹائیگا۔ جب تک فرانس اور جرمنی کے درمیان شک و شبہات کا سلسلہ جاری ہے یورپ میں امن قائم نہیں ہو سکتا"

جنیوا ۱۰ مارچ۔ لیگ کی تعزیری کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ اٹلی پر تعزیرات کے سوال کو چند روز کے لئے ملتوی کر دیا جائے تاکہ مصالحت کے متعلق گفت و شنید کیلئے راستہ صاف ہو جائے

عدیس آبابا ۱۰ مارچ۔ عدیس آبابا کے باشندوں کو ہوائی حملہ کے خطرہ سے متنبہ کر دیا گیا ہے۔ اور لوگ ہوائی حملہ سے بچنے کی تجاویز پر عمل کر رہے ہیں۔

امرت سر ۱۰ مارچ۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۳ آنے نخود تیار ۲ روپے ۶ پائی سونا دیسی ۵ ۳ روپے ۹ آنے ۶ پائی اور چاندی دیسی ۵۰ روپے ۱۴ آنے ہے۔

بمبئی ۱۰ مارچ۔ فرانس کی ایک پارٹی نے قراقرم کی چوٹی پر چڑھنے کی مہم شروع کر دی ہے۔ پارٹی کو امید ہے کہ وہ اس مہم میں کامیاب ہو جائے گی۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ کل دہلی سٹیشن پر اعلیٰ حضرت نظام حیدرآباد دکن کا شاہانہ طور پر استقبال کیا گیا۔ حسب معمول توپوں کی سلامی ادا کی گئی۔

لاہور ۱۰ مارچ۔ لاہور جنرل پوسٹ آفس

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی